خط --- ۱۸۸ صفحے کی --- چھپی ہے ۔ قیمت اس کی ایک روپیہ اور اور محصول ڈاک تین آنے ہیں ۔"

[اردوئے معلیٰ ، دہلی ، غالب نمبر ۲ ، فروری ۱۹۶۱ء ، صفحہ ۴۴]

۶۵۔ "عود ہندی" طبع اول (۱۸۶۸ء) کے بعد انیسویں صدی کی چار مزید اشاعتوں کے حوالے راقم الحروف کی نظر سے گزرے ہیں :

(i) عود ہندی مطبع نارائنی ، دہلی ۱۸۷۸ء

(ii) عود ہندی ، مطبع نولکشور ، کانپور ، ۱۸۷۸ء

(iii) عود ہندی ، مطبع نولکشور ، کانپور، ۸۷-۱۸۸۶ء

(iv) عود ہندی ، مطبع نولکشور ، کانپور ، ۱۹۰۰ء

۶۶۔ ادبی دنیا ، لاہور ، دسمبر ۱۹۴۹ء ، صفحہ ۳۳

افضل الحق قرشی*

سراج الاخبار

سراج الاخبار کا پہلا شمارہ ۵ جنوری ۱۸۸۵ء کو چھپا یہ ہفتہ وار اردو اخبار تھا۔ اس کے مالک اور مدیر مولوی فقیر محمد جہلمی تھے۔

(۱)

فقیر محمد بن حافظ محمد سفارش ۱۲۶۰ھ [۱۸۴۴ء] میں موضع چتن [جہلم شہر سے دو میل بجانب غرب] میں پیدا ہوئے۔ پانچ چھ سال کی عمر میں گاؤں کے امام مسجد کے پاس قرآن مجید پڑھنے کو بٹھایا گیا۔ قرآن مجید کے ختم کے بعد، میاں قطب الدین صاحب کے پاس موضع ٹاہلیانوالہ [چتن سے تین میل] میں فارسی کی کتابیں پڑھنے جانے لگے۔ لیکن اکثر راستہ میں موضع حاوہ میں اپنے ماموں کے ہاں رہ جاتے اور اپنے ماموں زاد میاں غلام محمد صاحب سے بھی استفادہ کرتے۔ ۱۲۷۲ھ [۱۸۵۶ء] میں مولانا نور احمد صاحب [م ۱۸۹۵ء] اپنے گاؤں کھوئی کوٹلی [جہلم سے تین کوس] میں واپس آئے، تو یہ ان کے درس میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاں رہ کر صرف و نحو، فقہ اور دیگر علوم عربی کی ابتدائی کتابوں کو سبقاً سبقاً پڑھا۔ بعد ازاں راولپنڈی چلے گئے، جہاں پہلے مولانا عبدالکریم صاحب شاہپوری اور بعد میں مولانا محمد حسن صاحب ساکن فیروز والہ سے منطق پڑھنا شروع کی۔ انہی دنوں ۱۲۷۶ء [۱۸۵۹ء/۱۸۶۰ء] میں دہلی کا ارادہ کیا، اور ایک گورا فوج کے ساتھ، جو کانپور جا رہی تھی، دہلی پہنچے۔ شروع میں مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی [م ۱۹۰۲ء] کے درس میں شریک ہوئے، پھر مولانا محمد شاہ [م۱۸۸۷ء/۱۸۸۸ء] کے ہاں رہے، لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد بستی نظام الدین اولیاء میں مفتی صدر الدین آزردہ [م ۱۸۶۸ء] کے ہاں چلے آئے۔ وہاں تقریباً ڈیڑھ سال رہ کر کتب درسیہ متداولہ پڑھیں اور اواخر ۱۲۷۷ھ [۱۸۶۱ء] میں وہاں سے گاؤں لوٹے۔ کچھ عرصہ بعد لاہور آ گئے، جہاں مولانا کرم الٰہی صاحب [م ۱۸۶۵ء/ ۱۸۶۶ء] سے بھی بہت کچھ استفادہ کیا، اور ساتھ ہی فن کتابت سیکھنا شروع کیا۔ پہلے پہل امام ویروی [م ۱۸۸۰ء] جو حویلی میاں خاں میں قیام پذیر تھے، سے اصلاح لی۔ پھر انہی کے شاگرد صوفی غلام محی الدین صاحب آنریری وکیل انجمن

* شعبۂ صحافت پنجاب یونیورسٹی، نیو کیمپس لاہور۔

حمایت اسلام لاہور اور نیز میر احمد حسن کاتب دہلوی سے اصلاح لیتے رہے -

تعلیم مکمل کرنے کے بعد کچھ دیر مطبع ناظر خیر اللہ خان کابلی میں کتابت کا کام کیا - ۱۸۶۷ء سے مطبع آفتاب پنجاب لاہور میں قانونی کتب کی کتابت کا کام شروع کیا اور رسالہ انوار الشمس کی ادارت بھی کرتے رہے - مارچ ۱۸۶۵ء سے ۱۸۸۴ء تک اخبار آفتاب پنجاب کے مدیر رہے - ۳ اکتوبر ۱۸۸۴ء سے جہلم میں سراج المطابع کے نام سے ایک پریس لگایا - ۵ جنوری ۱۸۸۵ء سے ہفتہ وار اخبار ''سراج الاخبار'' جاری کیا - سراج الاخبار کی مختلف اشاعتوں ۲۸ نومبر ۱۸۸۷ء، ۲ جنوری ۱۸۸۸ء اور ۳۰ جنوری ۱۸۸۸ء سے ''سراج العلوم'' کے نام سے ایک ماہنامہ کا اشتہار اور خبریں بھی ملتی ہیں، جسے مولوی فقیر محمد صاحب نے طلبائے مدارس اور امتحان دہندگان مڈل و انٹرنس کے لیے جاری کرنا تھا - پتہ نہیں یہ ماہنامہ جاری ہو سکا یا نہیں ؟

مولوی فقیر محمد کا انتقال ۱۹۱۶ء میں ہوا - عجیب اتفاق ہے کہ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ تجربہ کار اخبار نویس اور ایک اہم تذکرہ نگار کی صحیح تاریخ وفات معلوم نہیں - سراج الاخبار کی یکم جنوری ۱۹۱۷ء کی اشاعت میں اس کا اشارہ ملتا ہے :

''ایک نامہ نگار کی غلطی پر ۷ فروری ۱۹۱۶ء کو گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے زیر دفعہ ۳ شق ۲ ایکٹ مطابع ایڈیٹر صاحب کو ادخال ضمانت تین ہزار روپیہ کا نوٹس بھیجا اور اس قدر سنگین ضمانت داخل نہ ہونے کی وجہ سے اخبار چار ماہ کے قریب بند رہا - اور پھر حکام والا مقام کی سفارش اور گورنمنٹ عالیہ کی خسروانہ عنایت سے زر ضمانت میں معقول تخفیف ہو کر اخبار کو دوبارہ اجراء نصیب ہوا اور آخری ناقابل برداشت صدمہ اخبار کو یہ پہنچا کہ اس کے فاضل ایڈیٹر و مالک مولوی فقیر محمد صاحب کا مایہ ہما پایہ اس کے سر سے جدا ہو گیا''۔

اخبار کا دوبارہ اجراء ۵ جون ۱۹۱۶ء کو ہوا تھا، اس طرح مولوی فقیر محمد صاحب کا انتقال ۱۹۱۶ء کے نصف آخر میں ہو سکتا ہے -

مولوی صاحب کی تصانیف کی فہرست یہ ہے :

۱- زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل -

۲- آفتاب محمدی -

۳- حدائق الحنفیہ -

۴- تکملہ مباحثہ حافظ ولی اللہ لاہوری و پادری عماد الدین -

۵- عمدۃ الابحاث فی وقوع الطلقات الثلاث -

۶- السیف الصارم لمنکر شان الامام الاعظم -

تراجم

۱- تصدیق المسیح اردو ترجمہ -

حواشی

۱- صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان -

۲- ابحاث ضروری -

(۲)

اخبار کے اغراض و مقاصد یہ تھے -

۱- رعایا کے دکھ درد کا عرض حال گورنمنٹ کے روبرو مدلل وجوہات سے پیش کرنا اور گورنمنٹ کو صلاح دینا -

۲- ترقی ملک اور رفاہ قوم کے طریقے اپنے ناظرین اور ملک اور قوم کو بتلانا -

۳- اہل حقوق کو اپنے حق پہچاننے کی طرف مائل کرنا اور طرز تمدن اور معاشرت بھی قوم کو بتلانا -

۴- مسئلہ اتفاق اور ہمدردی کے فوائد قوم کے روبرو پیش کرنا -

۵- علاوہ اپنے ملک ہند کے ، ممالک غیر خصوصاً یورپ کے گوناگوں حالات اور وہاں کی تربیت یافتہ اقوام کے کوائف اور تازہ بتازہ خبریں ، واقعات نادرہ ، وقتاً فوقتاً انگریزی ، عربی اور فارسی وغیرہ اخباروں اور انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب ، تازہ گزٹ انگریزی سے ترجمہ ہو کر درج ہوا کرے گا[۳]-

اخبار $\frac{۲۶ \times ۲۰}{۸}$ سائز کے آٹھ[۴] صفحات پہ مشتمل ہوتا تھا - سالانہ چندہ حکومت سے ۲۰ روپے ، والیان ریاست سے ۱۲ روپے اور اہل ملک سے تین روپے مقرره آتے تھا - ہر صفحہ تین کالموں میں منقسم ہوتا - اخبار کی مجموعی ترتیب یہ تھی :

(۱) مضمون کبھی کبھار اداریہ (۲) مراسلات (۳) تار برق کی خبریں ، عالمی ، (۴) واقعات مختلفہ ، ملکی و عالمی (۵) کارسپانڈنس ، امرتسر ، گجرات ، لاہور وغیرہ کی مقامی خبریں (۶) انتخاب پنجاب گزٹ (۷) لوکل ، مقامی خبریں

اخبار کا زیادہ حصہ خبروں پہ مشتمل ہوتا تھا - حصہ نظم عموماً غیر معیاری ہوتا تھا - مضامین اکثر شعیہ ، اہل حدیث اور قادیانیوں کے خلاف چھپتے - حکومت

کے بارے میں بھی اخبار مذکور کا رویہ بعض اوقات جارحانہ ہوتا تھا۔

۲۷ نومبر ۱۸۹۳ء کی اشاعت میں اس سال کے اعزازت کے ضمن میں ہندوستانیوں کے متعلق تحریر ہے:

"۔۔۔ اگر خان بہادر، رائے بہادر وغیرہ کی فہرست بے قید ہے، تو ہندوستانی مستحقین کو اس سے زیادہ مایوسی نہیں ہو سکتی۔ خوشامد کیے جاؤ، کچھ نہ کچھ مل رہے گا۔"

کلکتہ کے پولیس کمشنر اور ہائی کورٹ کے ایک جج نے گھوڑ دوڑ میں دس دس ہزار کی بازیاں جیتیں، تو ۳۰ جولائی ۱۸۹۴ء کی اشاعت میں لکھا:

"یہ افسر جواریوں کو کس قوت انصاف سے سزا دے سکتے ہیں۔"

امہات المومنین نامی ایک کتاب کے سلسلے میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے میمورنڈم بخدمت حکومت پنجاب کے جواب کے ضمن میں، ۱۹ ستمبر ۱۸۹۸ء کی اشاعت میں مسلم کرانیکل کلکتہ کی یہ تنقید نقل کرکے اسے سراہا ہے:

"اگر یہ کتاب، جسے دو دیسی عیسائیوں نے شائع کیا ہے، جدید قانون فساد و نفاق انگیزی کے دائرہ میں نہیں آ سکتی، تو ایسے قانون کو جو اس لحاظ سے محض کھیل اور نقل ہے، ہندوستان کے مجموعۂ قوانین میں داخل رکھنے کا فائدہ ہی کیا؟"

البتہ ۱۹۱۶ء کی بندش کے بعد حکومت کے ضمن میں اخبار کا رویہ خوشامدانہ ہو گیا۔

ہندو اور مسلمان دونوں اس کے خریدار تھے۔ بلکہ ہندو خریداروں کی تعداد مسلمانوں سے بڑھی ہوئی تھی[6]۔ پہلا پرچہ ۲۰۰[7] کی تعداد میں چھاپا گیا، ۱۹۱۲ء میں اس کی اشاعت ۸۰۰[7] تھی۔

یہ اخبار جب سے جاری ہوا، کبھی ناغہ نہیں ہوا، نہ کبھی سالانہ تعطیل[8]۔ ۱۹۱۶ء میں پہلا واقعہ پیش آیا کہ ایک نامہ نگار کی غلطی پر ۷ فروری ۱۹۱۶ء کو حکومت پنجاب کی طرف سے زیر دفعہ ۳ شق ۲ پریس ایکٹ، ایڈیٹر کو تین ہزار روپیہ ضمانت داخل کرانے کا نوٹس پہنچا۔ ضمانت داخل نہ ہونے کی وجہ سے اخبار تقریباً چار ماہ بند رہا۔ حکام کی سفارش سے زر ضمانت میں تخفیف ہوئی، اور اخبار[9] ۵ جون ۱۹۱۶ء کو دوبارہ جاری ہوا۔ ۱۹۱۶ء میں بھی ایڈیٹر کے انتقال کی وجہ سے اخبار کچھ عرصہ پھر بند رہا[10]۔ یکم جنوری ۱۹۱۷ء سے اہلیہ مولوی فقیر محمد نے اسے سہ بارہ جاری کیا۔ اس بار ایڈیٹر منشی محمد حسن الدین سیالکوٹی تھے۔